بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

جلسہ سالانہ نمبر

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔11 مدیر:۔ نعیم احمد نیّر کتابت و ڈیزائننگ: رشید الدین، عاصم شہزاد، طارق محمود۔ ماہ تبوک۔ ھش ۱۳۸۵۔ بمطابق۔ ستمبر، 2006ء شمارہ نمبر۔9

دریائے Neckar کے کنارے آباد ''من ہائیم'' شہر، کی وسیع و عریض ''مئی مارکیٹ'' میں

جماعت احمدیہ کے (31) اکتیسویں بابرکت جلسہ سالانہ کا پوری شان وشوکت سے کامیاب انعقاد

اُنتیس ممالک کے قریباً بیس ہزار، روحانی جذبہ سے مخمور افراد کی شمولیت

ربوہ، برطانیہ، اور جرمنی کے علماء سلسلہ و مقررین کے، روح پرور پُر معارف پُر مغز اور ایمان افروز خطابات، 11 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام

اہم حکومتی و سیاسی شخصیات کا جلسہ میں خطاب، البانیہ کے ریٹائرڈ جنرل کی قبول احمدیت کا ایمان افروز نظارہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کی تاریخ کا اکتیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 18, 19, 20، اگست 2006ء کو دریائے Neckar کے کنارے واقع شہر من ہائیم کی وسیع و عریض مئی مارکیٹ میں روحانی ماحول لئے ہوئے پوری شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ سالانہ میں انتیس ممالک کے 19254 مرد، خواتین و بچوں نے شرکت کی۔ جلسہ گاہ کے اندر مخصوص کی گئی جگہ میں دور دور سے آئے ہوئے مہمانانِ جلسہ نے اپنے اپنے خیمہ جات نصب کیئے۔ ان رنگ برنگے 609 خیمہ جات کا منظر بہت دلکش تھا۔ اس کے علاوہ قریبی رشتہ داروں کے گھروں اور ہوٹلوں میں بھی کثرت سے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے، جہاں سے جلسہ گاہ تک لانے اور لے جانے کا انتظام تھا۔ باجماعت تہجد و نمازوں، ذکر الٰہی کے علاوہ ان فرزانوں نے اپنا وقت علماء سلسلہ، جو جرمنی کے علاوہ ربوہ اور برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے تھے، کے روح پرور، پُر معارف و پُر مغز خطابات سننے میں گزارا اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اُٹھایا۔ جلسہ گاہ کے اندر پانچ سو کی تعداد میں ترجمع سننے کے لئے اور چھ سو ضعیف و بیمار مہمانان کے لئے کُرسیاں لگائی گئیں۔ اخبارات، ''ٹی وی'' کے نمائندگان جلسہ گاہ میں موجود رہے اور جلسہ کی نیک نامی کی تشہیر میں مثبت کردار ادا کیا۔ چار ہزار کے قریب کارکنان نے دن رات مہمانوں کی خدمت کی۔ خوش قسمتی سے مئی مارکیٹ کے ساتھ ہی سٹی ایرپورٹ کی وسیع پارکنگ ہے، اس سے پارکنگ میں یہاں بہت سہولت ہے۔ معذور، بیمار اور بوڑھے افراد کو گیٹ سے ملحق پارکنگ میں جگہ دی جاتی ہے۔ جلسہ پر چار ہزار کاریں پارک کی گئیں۔

اس مرتبہ بچوں والی خواتین کے لئے ایک بہت بڑا خیمہ الگ نصب کیا گیا تھا جس میں ایک LED سکرین، جس کی کوالٹی کو دن کی روشنی بھی خراب نہیں کرسکتی، کا انتظام تھا۔ ایسی ہی ایک سکرین مردانہ جلسہ گاہ اور دو عدد باہر میدان میں نصب تھیں تا کسی وقت کوئی مجبور بھی جلسہ کی کاروائی سے محروم نہ رہے۔ مہمانوں کی سہولت کی خاطر ضیافت کا چار علیحدہ علیحدہ جگہ میں انتظام تھا۔ جہاں مرچ مسالہ، یورپین طرز و پرہیزی قسم کے کھانے مہیا تھے۔ ڈیوٹی دینے والوں کے لئے کھانا چوبیس گھنٹے کھلا رکھا گیا تھا۔ مہمانانِ کرام کے لئے کئی سو دیگوں میں دن رات کھانا تیار ہوتا رہا۔ فرسٹ ایڈ کے شعبہ میں جلسہ کے ایام میں کُل 675 مریضوں کو مدد دی گئی۔ ہومینٹی فرسٹ کے اسٹال پر 700 یورو ڈونیشن جمع کیا۔ اسی طرح اشاعت کے اسٹال پر 23500 یورو اور سمعی بصری کے اسٹال پر 300 یورو کی سیل ہوئی۔

تقریب معائنہ۔

بروز جمعرات مورخہ 17 اگست 2006ء کو معائنہ کا دن تھا۔ آج صبح سے سورج نکلا ہوا تھا۔ موسم میں کسی حد تک حدت پائی گئی۔ افسران شعبہ جات و ناظمین اور معاونین اپنے اپنے کاموں کو مکمل کرنے میں بے حد مصروف رہے۔ آج بیرون از جرمنی سے مزید مہمان تشریف لائے البانیا سے ۱۴ افراد پر مشتمل وفد بھی پہنچ گیا۔

آپرائیویٹ خیمہ جات کی کافی تعداد ہوگئی جس سے مئی مارکیٹ میں کافی رونق ہوگئی۔ آج بھی نماز ظہر وعصر جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں جس کے بعد کارکنان کو انتظامی ہدایات دی گئیں۔ 4 عدد بڑی اسکرین نے MTA جرمنی کی نگرانی میں کام شروع کر دیا ہے۔

آج شام مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی جلسہ گاہ میں تشریف لائے، جلسہ سالانہ کمیٹی نے آپ کا بڑے گیٹ پر استقبال کیا۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے 74 شعبہ جات کا معائنہ کیا، وہاں موجود کارکنان سے مصافحہ کیا اور شعبہ جات سے متعلقہ انتظامات کا جائزہ لیا۔ اس کے فوراً بعد کارکنان جلسہ سالانہ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے جس کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب نے کارکنان کو ہدایات سے نوازا۔

بروز جمعہ مورخہ 18 اگست

آج صبح نماز تہجد مکرم حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے پڑھائی اور نماز فجر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جماعت جرمنی نے پڑھائی جس کے بعد درس قرآن مجید مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے دیا۔ آج صبح موسم ابر آلود تھا اور بارش ہو رہی تھی مئی مارکیٹ میں مہمانوں کی آمد میں کافی تیزی نظر آ رہی تھی، اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور تھوڑی ہی دیر میں موسم صاف ہو گیا اور سورج نکل آیا۔ شعبہ استقبال و شعبہ معلومات نے احباب کی رہنمائی کرنے کا پورا انتظام کر رکھا تھا۔ آج من ہائیم شہر کی انتظامیہ نے حفظان صحت کے انتظامات کا جائزہ لیا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی کے نمائندگان آج جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ مکرم امیر صاحب کا انٹرویو بھی لیا۔ مالٹا کے ممبر پارلیمنٹ معہ بیگم جلسہ گاہ میں موجود رہے۔

دو بجے دوپہر بڑے ہال میں اسکرین پر احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سنا۔ جس کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے ''اللہ تعالیٰ پر یقین'' کے موضوع پر خطبہ دیا۔ نماز جمعہ وعصر جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں۔

تقریب پرچم کشائی۔

وقفہ کے بعد چار بج کر تیس منٹ پر تقریب پرچم کشائی شروع ہوئی۔ 12 خدام کی حفاظت میں لوائے احمدیت اور جرمنی کا قومی پرچم، افسر جلسہ سالانہ، مکرم زبیر خلیل خان صاحب و افسر خدمت خلق، مکرم مظفر احمد صاحب اور مکرم الیاس احمد منیر صاحب مربی سلسلہ باقی صفحہ ۱۴ پر

ڈائری بابت وقارِ عمل، تیاری جلسہ سالانہ جرمنی 2006ء

مورخہ 7 اگست 2006ء بروز پیر

اگست کا مہینہ جرمنی میں گرمی کے عروج کا ہوتا ہے۔ مگر آج جب کہ یہاں مئی مارکیٹ میں جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے وقارعمل کا آغاز ہونا تھا، موسم کی شدّت میں کمی تھی۔ احباب جماعت خدمت کے جذبہ سے لبریز یہاں جرمنی کے شہر من ہائیم کے قریب واقع مئی مارکیٹ میں صبح صبح جمع ہیں۔ 9 بجے مکرم حافظ مظفر عمران صاحب نائب افسر خدمت خلق نے احباب کو انتظامی ہدایات دیں۔ آپ نے وقارعمل کے دوران حفاظتی تدابیر کو ملحوظ رکھنے پر زور دیا، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دوری کے باوجود ان کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اس سلسلے میں آپ نے مکرم رفعت یوسف صاحب کو کی گئی، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وہ نصیحت بھی احباب کو سنائی جس میں حضور انورؒ نے دوری کی صورت میں احکامات پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی تھی۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ مکرم زبیر خلیل خان صاحب نے مجمع سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ”کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کام کرنے کی بہت صلاحیت سے نوازا ہے، اسی کے مطابق ہمیں کام کرنا چاہئے۔ نیز اُسی جوشُ وخروش سے کرنا چاہئے جو ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں کرتے ہیں“۔ اس کے بعد مکرم و محترم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے بچوں کی مثال دی جو شروع میں والدین کے سہارے کے ہر قدم پر محتاج ہوتے ہیں۔ مگر اپنے والدین سے سیکھ کر پھر آزادی سے اپنے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ اسی طرح جماعت جرمنی کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک عرصہ تک تربیت کی اور اب خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی اور شفقت نے ہمیں اس قابل بنایا کہ اب ہم اپنے انتظامی امور خود سنبھال سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت نہ فرما سکے تو بھی ہمارے جذبہء خدمت میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ اور حضور انور کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے دعا اور بھرپور کوشش کریں۔

اس کے بعد مکرم مربی صاحب نے دُعا کروائی۔ دُعا کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جس کے ساتھ ہی وقارعمل برائے تیاری جلسہ سالانہ کا افتتاح عمل میں آیا۔ خدام و اطفال اسی طرح انصار نے آج سارا دن بڑے جوش وخروش سے ٹینٹ لگانے کا کام کیا،۔ نماز ظہر وعصر اسی طرح مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ آج 15 واقفین سمیت 224 احباب نے وقارعمل کیا۔

مورخہ 8 اگست 2006ء بروز منگل۔

آج صبح موسم خاصا سرد تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کو جذب کرتے، کیا چھوٹے کیا بڑے، 232 افراد سب کے سب وقارعمل میں مصروف تھے۔ دوپہر تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم صاف ہوگیا اور کام میں تیزی آگئی۔ مئی مارکیٹ میں ہی وقارعمل کے ذریعہ تیار کردہ کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر وعصر جمع ہوئیں۔ آج کھانے کا خیمہ تقریباً اور اسٹور، کچن کا ٹینٹ مکمل لگا دیا گیا، مزید اشاعت، انصاراللہ، نمائش لجنہ، رہائش لجنہ، ضیافت مردانہ، کے خیمہ جات کے لیئے کام ہوُا۔ لجنہ کے لیئے اس مرتبہ دو عدد بڑے خیمے لگائے جا رہے ہیں، اس کا فریم ورک احباب جماعت نے کمپنی کے ملازمین کی نگرانی میں اُن کے ساتھ مل کر ان دو دنوں میں بچھایا۔ اس طرح وقارعمل کے ذریعہ جہاں ہزارہا یورو کی بچت ہوتی ہے وہاں قومی روح بھی ترقی کرتی ہے۔

مورخہ 9 اگست 2006ء بروز بدھ۔

آج صبح نماز فجر باقی دنوں کی طرح باجماعت ادا کی گئی۔ آٹھ بجے ناشتے کا انتظام کیا گیا جس کے بعد وقارِعمل کا آغاز ہوُا۔ موسم سارا دن خوشگوار رہا۔ احباب جماعت نے بڑے جوش وخروش سے وقارِعمل میں حصہ لیا۔ خیمہ جات کی تنصیب میں مدد کرنے والی کمپنی نے بڑی کرین کے ذریعہ لجنہ کے لیئے دو بڑے خیمہ جات کا فریم نصب کیا۔ سارا دن احباب کی خدمت میں وقفہ وقفہ سے شربت، چائے پیش کی جاتی رہی۔ آج لجنہ کے لئے نمائش، اشاعت، رہائش اور مردانہ طرف میں ضیافت، اشاعت، اسٹور اور کچن کے ٹینٹ مکمل ہو گئے۔ مجموئی طور پر 243 احباب نے وقارِعمل میں حصہ لیا۔ شام کے کھانے کے بعد 15-9 منٹ پر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔

مورخہ۔ 10 اگست بروز جمعرات۔

نماز فجر سے دن کا آغاز ہوا۔ آج موسم سارا دن خوشگوار رہا۔ 316 احباب نے جو مختلف ریجنز سے تشریف لائے ہوئے تھے بڑے جوش وخروش سے وقارِعمل کیا۔ آج شعبہ بجلی، ٹی اسٹال کے خیمہ جات اور سٹیج، مکمل ہوئے، نیز بازار، خدمت خلق، تعلیم، لجنہ جلسہ گاہ، لجنہ ضیافت، لجنہ بازار کے خیمہ جات کی تنصیب پر مزید کام ہوا۔

مورخہ۔ 11 اگست بروز جمعہ۔

آج صبح موسم خوشگوار تھا، شام کو کچھ دیر بارش ہوتی رہی۔ تاہم احباب کرام کے جوش وخروش میں کچھ کمی نہ آئی اور وقارعمل اسی رفتار سے جاری رہا۔ جمعہ کی نماز پڑھانے مربی سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفّار صاحب تشریف لائے اور خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے وقارعمل کے ایمان افروز واقعات سناتے ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شمولیت فرمائی، وقارعمل کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔ اس سے احباب کے دلوں میں ایک نئے ولولے اور جوش نے جنم لیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو آپ لنڈن سے ارشاد فرمارہے تھے، MTA کے ذریعہ براہ راست سب نے سنا۔ آج 204 احباب نے جن میں 83 واقفین عارضی شامل تھے، کافی سارے شعبہ جات کے ٹینٹ سو فیصد مکمل کیئے۔

مورخہ۔ 12 اگست بروز ہفتہ۔

آج بروز ہفتہ کو بھی حسب معمول نماز فجر اور ناشتے کے بعد وقارِعمل کا آغاز ہوا۔ موسم بالعموم خوشگوار رہا تاہم کچھ دیر بارش ہوئی۔ آج 182 انصار، خدام اور اطفال بڑے شوق سے وقارِعمل کے لئے تشریف لائے اور بڑے شوق اور ہمت سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کے لئے خیمہ جات لگانے اور دیگر تیاریوں میں مصروف رہے۔ واقفین عارضی کی تعداد آج 91 ہوگئی۔ دو دوستوں کو کام کے دوران چوٹ لگی جس کا فوری علاج کیا گیا۔ وقارِعمل کے دوران نماز باجماعت کا اہتمام بروقت کیا گیا، احباب کو سارا دن وقفہ وقفہ سے چائے، اسکنجبین، شربت وغیرہ پیش کیا جاتا رہا۔ آج خیمہ جات کی تنصیب کا 85% کام مکمل ہوگیا۔

مورخہ۔ 13 اگست بروز اتوار۔

آج مزید واقفین عارضی تشریف لے آئے، اس طرح قیام پذیر افراد کی تعداد 93 ہوگئی۔ 180 افراد نے وقار عمل میں حصہ لیا جن کے لئے مزے دار کھانے، چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔ ایک دوست کی انگلی میں چوٹ لگ گئی اور ایک طفل کو بخار ہوگیا جنہیں طبّی امداد دے دی گئی۔

آج موسم خوشگوار رہا، کچھ وقت بارش بھی ہوئی جس سے ہوا میں خُنکی بڑھ گئی۔ واٹر پروف لباس کا انتظام تھا۔ آج مندرجہ ذیل شعبہ جات کے ٹینٹ مکمل ہوئے۔

مردانہ جلسہ گاہ:۔

ضیافت اسٹاف، نظافت اسٹاف، آلو کے لئے اسٹور، روٹی اسٹور، MTA مینٹینس اور اسٹور، ترسیل پانی، عمومی، انصاراللہ دفاتر، نظافت، کچن برائے تبشیر،۔

شعبہ جات برائے لجنہ:۔ رشتہ ناطہ، جلسہ گاہ دوئم، دفتر ناظم اعلیٰ، وی آئی پی کچن، MTA، طبّی امداد، ہومینٹی فرسٹ، تبلیغ، کنڈر گارڈن، دفاتر، نظامت، ترسیل پانی، خدمت خلق، اسپیشل گیسٹ کچن،۔

یہ تمام خیمہ جات اُس کے علاوہ ہیں جو اس سے پہلے مکمل ہوئے، (اس سے قارئین کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ وقارعمل کا کتنا کام ہوتا ہے، اور یہ دیکھ کر ان قربانی کرنے والوں کے لئے یقیناً دل سے دُعا نکلتی ہے)۔

مورخہ۔ 14 اگست بروز اتوار، 15 اگست

بروز پیر:۔ خیمہ جات کی تنصیب کا کام تو 14 تاریخ کو مکمل ہو جاتا مگر کمپنی کی طرف سے سامان کی ترسیل میں دیر ہو جانے کی وجہ سے کام 15 کو مکمل ہوا اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے ”ریکارڈ وقت“ میں مکمل ہوا، الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ واقفین عارضی کی تعداد آج 108 ہوگئی۔ 12 دوستوں نے تین ہفتہ، 42 دوستوں نے دو ہفتہ، 36 دوستوں نے ایک ہفتہ کے لئے وقف کیا۔ اب اندرونی اور بیرونی آرائش کا کام جاری ہے۔

شعبہ استقبال و معلومات کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے اس مرتبہ ایک نئے انداز سے خوبصورت کر کے سجایا گیا۔

مورخہ 16 اگست 2006ء بروز بدھ

آج مئی مارکیٹ میں کافی گھما گھمی نظر آرہی ہے۔ شعبہ جات کے ناظمین اپنے اپنے کاموں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ آج بھی وقارِعمل کا آغاز نماز فجر و درسِ حدیث سے ہوا۔ آج صبح سے بارش ہورہی ہے مگر کام زور وشور سے جاری ہے۔ 191 احباب نے وقارِعمل میں حصہ لیا جن میں 108 افراد ایسے تھے جنہوں نے اپنے آپ کو لمبے عرصہ کے لیئے وقف کیا ہوا ہے۔ آج بھی نماز ظہر وعصر جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں جس کے بعد کارکنان کو انتظامی ہدایات دی گئیں۔ شعبہ تیاری کے تحت خیمہ جات کی تنصیب کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ آج من ہائیم شہر کی انتظامیہ نے خیمہ جات کی تنصیب کا جائزہ لیا اور اطمینان کا اظہار کیا۔ جلسہ گاہ کے اندر آرائش کا کام تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ کارپٹ بچھا دیئے گئے ہیں، کُرسیاں لگادی گئی ہیں ترجمانی کے آلات کی تنصیب مکمل ہوگئی ہے۔ لاؤڈ سپیکر کا نظام بھی مکمل ہو گیا ہے۔ شعبہ استقبال و شعبہ معلومات نے اپنے نوے فیصد انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ 4 عدد بڑی سکرین کی تنصیب کا کام کمپنیاں جلدی جلدی مکمل کر رہی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے لئے مہمانوں کی آمد بھی شروع ہے۔ چار سو پچپن مہمانوں کے 150 پرائیویٹ خیمہ جات کی تنصیب نے آج جلسہ کی رونق بڑھا دی ہے۔ بلغاریہ سے دس اور تبشیر کے پانچ مہمان تشریف لا چکے ہیں۔

(17 اگست بروز جمعرات کو، ”تقریب معائنہ“، ہوئی براہ مہربانی، جلسہ کی کاروائی میں پڑھیں)

(طارق نعیم، ناظم ”وقارِعمل تیاری“ جلسہ سالانہ جرمنی)

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر مکرم ''بُیار رامائی'' کی تقریر

مکرم ''بُیار رامائی'' صاحب کا تعلق البانیہ سے ہے۔آپ البانین آرمی کے ریٹائرڈ جنرل ہیں، جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے تشریف لائے اور یہاں ہمیشہ کے لئے مسیح محمدی کی غلامی قبول کر لی۔آپ کی تقریر کا ترجمہ دیا جا رہا ہے

میں اپنی تقریر آنحضرت ﷺ کی اس حمدِ باری کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو آپ ﷺ اکثر کیا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور اگر دنیا کا سارا پانی سیاہی میں تبدیل ہو جائے اور اگر دنیا کے تمام لوگ ہزاروں سال تک بھی تیری حمد لکھتے چلے جائیں تب بھی اس کی مقدار بحر بیکراں میں ایک قطرہ کے برابر ہوگی یا وسیع صحرا کے ایک ذرہ کے برابر ہوگی''۔

ہم یہاں اس عظیم الشان، اخوت و بھائی چارہ سے بھرپور، پُرخلوص اور خوبصورت جلسہ میں محض خدا کے لئے جمع ہوئے ہیں۔میں البانیا سے آیا ہوں۔ایک ایسا ملک جس کی سرحدیں یونان، مونٹینگرو، مقدونیہ اور اٹلی سے ملتی ہیں۔جس کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔یہ ایسا ملک ہے جو ڈکٹیٹر شپ کے سایہ میں ایک سخت ترین کمیونیزم کے دور سے گزر رہا ہے۔جہاں مذہبی عقائد جبر و تشدد سے روکے گئے۔البانیہ میں مذہب پر عمل کرنے کی آزادی حال ہی میں یعنی 1990ء میں ملی۔میں صرف چھ سال قبل سے ہی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔لیکن ابتداء سے ہی میں محسوس کر رہا تھا کہ حالات صحیح رو میں نہیں بہہ رہے ہیں اور مسلمانوں میں کسی اہم چیز کی کمی ہے۔مگر ایک سال قبل جب میرا رابطہ جماعت احمدیہ سے ہوا تو یہ خلاء جو میں اپنے اندر محسوس کر رہا تھا پُر ہو گیا اور کئی سوالات جو میرے ذہن میں تھے حل ہو گئے۔اس جماعت میں جو چیز مجھے سب سے اچھی لگی وہ خود اس کا ''جماعتی وجود'' ہے۔اور اس کا اعلیٰ درجہ کا نظام ہے۔اور اس کا اطاعت کا منفرد معیار ہے۔اور قرآن مجید اور سنت پر کاربند رہنے کا مثالی نمونہ ہے۔اور ان سب سے اوپر سچائی کا وہ نور ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ روشن ہوا، اور جو اصلاح آپ نے کی اور وہ حقیقی اسلام کی راہ ہے جو آپؑ نے دکھائی۔البانیہ میں تین مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں۔یہاں 70 فیصد مسلمان ہیں مگر کمیونسٹ ڈکٹیٹر شپ کی جبری حکومت کے بعد تمام دُنیا سے سینکڑوں مشنریز اور کئی تنظیمیں مذہب کے اس خلاء کو پُر کرنے یہاں آئے ہیں۔یہ جو مختلف فرقوں، عقیدوں اور طریقوں کی بنیادیں ڈالتے ہوئے یہاں کی آبادی کو الجھن میں ڈال رہی ہیں۔ایسا ہی اسلام کے ساتھ بھی ہوا، جہاں وہابی فرقہ اپنی انتہا پسند سوچ کے ساتھ ایک ایسے اسلام پر عمل پیرا ہے جہاں ظاہری افعال پر انتہائی زور دیا جاتا ہے۔اور اس طرح اس مسلک نے

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، برموقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی 2006ء

پیارے احباب جماعت احمدیہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ سب احباب جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے دُور دُور سے سفر کر کے آئے ہیں۔اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور اس جلسہ کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔اللہ آپ کو ان تین دنوں میں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق دے۔

اس موقع پر میرا آپ سب کے لئے یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں اور اسکی عبادت کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنالیں۔انسانی پیدائش کی یہی غرض قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے۔وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن کہ انسان اللہ کی عبادت کرے اور اس کا قرب حاصل کرے۔اُس کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد پیدا ہو۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بیعت کی غرض بھی یہی بیان فرمائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق وشوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔یہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے بہترین ذریعہ نماز ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اُس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔''

(ملفوظات جلد5، صفحہ 255)

پھر فرماتے ہیں:

''میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔''(ملفوظات جلد نمبر 1 ۔صفحہ 170)

پس آپ میں سے ہر احمدی کو اپنی پیدائش کے مقصد حقیقی کو مدنظر رکھتے ہوئے عبادت اور نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دینی چاہئے۔نمازوں کی ہرگز کوئی معافی نہیں یہانتک کہ انبیاء تک کو معاف نہیں ہوئیں۔آنحضرت ﷺ کے پاس ایک جماعت آئی اور نمازوں کی معافی چاہی تو آپؐ نے فرمایا ہے۔جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔پس مذہب اسلام کی روح اور عبادت کی جان نماز ہے۔نماز کو چھوڑنے سے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات میں فرق آجاتا ہے۔اس لئے میں آپ کو بار بار کہتا ہوں کہ نمازوں پر کاربند ہو جائیں اور اپنے وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔پھر یہ کہ نمازوں میں عاجزی اختیار کریں۔تہجد کی عادت ڈالیں اور تہجد میں رو رو کر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ گڑگڑانے والوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔پھر خدا تعالیٰ قرب حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم ایک اہم ذریعہ ہے۔یہ تمام فیضوں کا سرچشمہ ہے۔اس لئے ہر احمدی کو قرآن کریم سیکھنا چاہئے اور اس کی تعلیمات پر کاربند ہونا چاہئے۔جو ناظرہ جانتے ہیں وہ اس کا ترجمہ سیکھیں اور ہر گھر میں روزانہ اس کی تلاوت ہونی چاہئے۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔......ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے۔جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیے۔...... مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں ...... یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔ایسی برکات اُسے دی جاتی ہیں۔جو اس دنیا کی نعمتوں سے بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں۔''(ملفوظات جلد7 صفحہ 182)

پھر ایک اور اہم بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے واسطہ کے بغیر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ناممکن ہے۔میں نے اپنے خطبات میں بار بار جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ہماری روحانی حیات آنحضرت ﷺ کے ساتھ وابستہ ہے۔اس لئے ہر احمدی کو آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''ہر شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے۔اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ ہیں۔اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے۔وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے۔اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُل یٰعبادی الذین اَسرفوا علیٰ انفسھم اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔رسول کریم ﷺ کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور آپؐ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔سب حکموں پر کاربند رہو۔جیسے کہ حکم ہے قُل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کے پورے فرمانبردار بن جاؤ تب خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے گا''

(ملفوظات جلد5، صفحہ 321-322)

پس آپ لوگ قرب الٰہی کے حصول کے لئے جہاں نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں وہاں آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیں۔آپ کی اطاعت سے کسی لحہ بھی باہر نہ ہوں۔اس میں آپ کے لئے یہی سبق ہے کہ نظام جماعت کی اطاعت کی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔پس نظام جماعت کو معمولی نہ سمجھیں۔خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں اطاعت کے مضمون سے گزر کر جاتی ہیں۔اس لئے نظام جماعت کی اطاعت کو اپنا شعار بنائیں۔ہر صورت میں آپ نے اطاعت کرنی ہے اور نظام جماعت کا احترام کرنا ہے۔اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور رُوح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔مجاہدات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی کہ اطاعت کی۔اطاعت سے عظیم انقلاب برپا ہو سکتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔کہ "مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔مگر ہاں شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل اَمر ہے۔''زندگی سے اسقدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔''(ملفوظات، جلد نمبر۷، صفحہ 352،)

پس اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے کامل متبعین میں شامل فرمائے۔آپ کے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے اور آپ سب کو اخلاص اور نیک نیتی سے مقبول اعمال کی توفیق دے اور آپ کی اولادوں کو بھی اخلاص اور نیکیوں پر قائم فرمائے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 11
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ ۔ جلسہ سالانہ جرمنی، 2006ء

کی سرکردگی میں لاکر اپنی اپنی جگہ پول کے ساتھ، رسیوں پر نصیب کیا گیا۔ وقف نو کے بچے و بچیاں اور خدام اس دوران ترانے پڑھ رہے تھے۔ 4 بج کر پچاس منٹ پر مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مربی انچارج مکرم حیدر علی صاحب ظفر تشریف لائے اور پرچم بلند کئے، فضاء نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی،، رنگین غبارے لہراتے ہوئے ہوا کے دوش پر بلند ہوئے۔ اس تقریب کی منظر کشی ساتھ ساتھ ہیلی کاپٹر سے کی گئی۔ ۔دُعا کے بعد احباب پنڈال میں آگئے جہاں پہلے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔

اجلاس اوّل۔

برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے مکرم ومحترم مولانا نصیر احمد صاحب قمر، مدیر اعلیٰ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل و ایڈیشنل وکیل الاشاعت، کی زیر صدارت پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کاروائی تلاوت قُرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے خاص طور پر اس موقع کے لئے بھجوایا تھا۔ احباب ِجرمنی کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس پیغام کو اردو میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی نے پڑھا۔اس کے بعد مبلغ سلسلہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے ''قبولیتِ دُعا: ہستی باری تعالیٰ کا ایک بیّن ثبوت'' کے عنوان پر سحر انگیز تقریر کی۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے خطاب فرمایا جس میں معاشرتی برائیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے آپ نے اُن کے خلاف جہاد یعنی ''جہاد بالنفس'' کی تلقین کی۔ اجلاس کی کاروائی کے اختتام پر تبلیغ ہال میں ترک احباب کے ساتھ ایک نشست ہوئی۔ اس ہال میں آج سارا دن مختلف قومیتوں کے زیر تبلیغ افراد تشریف لاتے رہے جن میں جرمن، البانین، بلغارین، رشین، ترک، عرب، افریقن اور پاکستانی شامل تھے۔ خواتین کے لئے پردہ کا علیحدہ انتظام تھا۔

آج ترجمانی کی سہولت سے سات زبانوں میں 167 مہمانوں نے فائدہ اُٹھایا۔ مہمانوں کے 604 پرائیویٹ خیمہ جات چکے تھے۔ قریباً 80 مہمانوں کو ہوٹل کی رہائش دی گئی ہے۔

آج کی کُل حاضری تقریباً 16000 تھی۔

19 اگست، بروز ہفتہ

آج صبح نماز تہجد کے لئے صبح ساڑھے تین بجے شعبہ تربیت کے تحت صلّے علیٰ کا ورد شروع کر دیا گیا تھا۔ چار بجے نماز تہجد حافظ مبارک احمد صاحب نے پڑھائی اور نماز فجر 5:25 پر ادا کی گئی جس میں حاضری 775 تھی۔ جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔ اس کے بعد سیر آرام و ناشتہ کا پروگرام تھا۔

من ہائیم شہر کے ریلوے اسٹیشن پر مہمانان کرام کی راہنمائی کے لئے شعبہ استقبال کی ایک ٹیم موجود رہی۔ شعبہ تجاویز اور شکایات نے بھی اپنا کام محنت سے کرتے ہوئے شکایات کا ازالہ کیا۔

اخبار من ہائیم مارگن نے اپنی 19 اگست کی اشاعت میں جلسہ سالانہ کی خبر تصاویر سمیت تفصیل سے شائع کی۔ ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی کے نمائندگان آج بھی جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ اور تصاویر وغیرہ بناتے رہے۔

اجلاس اوّل۔

اجلاس کی کاروائی دس بج کر پندرہ منٹ پر زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب، نائب صدر انصاراللہ پاکستان شروع ہوئی۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر، جو ایک معروف سائنس دان اور صدر قضاء بورڈ جرمنی بھی ہیں نے ''علوم جدیدہ اور قُرآن'' کے موضوع پر تقریر کی ۔مکرم الیاس مجوکہ صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے ''اسلام کی تعلیمات امن'' کے موضوع پر اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے ''اسلامی تعلیمات کی رو سے شریک حیات کا انتخاب'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مالٹا سے آئے ہوئے وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبر اور سابق وزیر قانون جناب ڈاکٹر gavin gulia نے مختصر خطاب کیا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے جماعت جرمنی کی طرف سے معزز مہمان کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔

نماز ظہر و عصر جمع کر کے بڑے ہال میں پڑھی گئیں۔

کل کی طرح آج بھی تبلیغ ہال میں مختلف قومیتوں کے غیر از جماعت دوست تشریف لاتے رہے۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بعد دوپہر ہوئی جس میں 250 سے زائد مہمان شریک ہوئے ۔مکرم لئیق احمد صاحب منیر اور مولانا عبدالباسط صاحب طارق، مربیانِ سلسلہ نے سوالات کے جواب نہائت مدلل اور حسین پیرائے میں دیئے۔

اجلاس دوئم۔

پانچ بجے دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت مکرم مولانا برہان احمد ظفر صاحب، جو قادیان سے تشریف لائے ہوئے تھے، شروع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب جو پاکستان سے تشریف لائے ہوئے تھے، نے ''حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق باللہ'' کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب، جو برطانیہ سے تشریف لائے ہوئے تھے، نے ''آنحضرت ﷺ ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے علاوہ تین معزز مہمانان نے تقاریر کیں۔ البانیا سے آئے ہوئے ایک سابق جرنل مکرم ''بُیار رامئی'' صاحب نے بھی احباب سے خطاب کیا اور بیعت فارم پر کر کے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔

19 ممالک کے مہمانان سمیت آج حاضری 18708 تھی۔

20: اگست، بروز اتوار

آج صبح شعبہ تربیت نے احباب کو جاگنے میں مدد دی سوا چار بجے نماز تہجد حافظ طارق احمد صاحب چیمہ نے پڑھائی اور نماز فجر مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ جس میں حاضری 880 تھی۔ جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے درس القرآن ''عمل صالح'' کے موضوع پر دیا ۔اس کے بعد سیر آرام و ناشتہ کا پروگرام تھا۔

اجلاس اوّل۔

صبح کے پہلے اجلاس کی کاروائی مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد جلال صاحب شمس، نے ''اُمتِ مسلمہ کا اتحاد خلافت سے وابستہ ہے'' کے موضوع پر تقریر کی ۔آپ نے خلافت کی تاریخ، اختلافات کی وجہ، خلافت عثمانیہ کا خاتمہ اور بعد میں خلافت قائم کرنے کی کوشش پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی، جو روزنامہ الفضل ربوہ کے چیف ایڈیٹر رہ چکے ہیں، نے ''سیرت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ'' بیان کی ۔مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے ''عدل و انصاف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے کہا ''آج کے لیڈر و سیاست دان یہ سمجھتے ہیں کہ طاقت و بم برسا کر امن قائم کیا جا سکتا ہے، مگر نہیں، اس کا تعلق عدل سے ہے۔

روزانہ کی طرح آج بھی تبلیغ ہال میں جرمن، عرب، ترک، افغانی، ایرانی، فرانسیسی، افریقن، رشین، روما وغیرہ قومیتوں کے غیر از جماعت دوست، تشریف لاتے رہے۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بعد دوپہر ہوئی جس میں 70 کے قریب مہمان شریک ہوئے ۔آج ۔ 9 زبانوں میں ترجمہ کا انتظام تھا۔ 50 موبائل آلات ترجمانی کی سہولت سے بڑے بچوں اور نوجوانوں نے فائدہ اٹھایا۔ ڈیوٹی کے لئے 180 واکی ٹاکی استعمال کئے گئے۔

وقفہ کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔

جس کے بعد آخری اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔

آخری اجلاس۔

تلاوت کے بعد من ہائیم شہر کی نمائندہ خاتون محترمہ ''مارینے باڈے صاحبہ'' نے احباب کو انتظامیہ کی طرف سے نیک خواہشات کا پیغام دیا۔ مقامی ضلع کے کمشنر صاحب کا لکھا ہوا پیغام مکرم راجہ محمد یوسف صاحب نے پڑھا۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے اپنے اختتامی خطاب میں غیر مسلم مورخ و ادیبوں کے وہ حوالہ جات پڑھے جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں لکھے ہیں۔ آپ کی تقریر کا موضوع ''سیرتُ النبی ﷺ'' تھا۔

دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ احباب ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہوئے بغلگیر ہوئے۔ فضاء دیر تک نعروں اور ترانوں سے گونجتی رہی۔ 29 ممالک سے 1215 مہمانان سمیت آج حاضری 19254 تھی۔

بقیہ۔ مکرم بُیار رامئی کی تقریر

اسلام کو غیروں کی نظر میں نہ صرف انتہائی مشکل بنا دیا بلکہ اسلام کی ایک ناپسندیدہ تصویر پیش کرتے ہوئے ان کا اسلام کے قریب آنا ناقابل التفات بنا دیا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے بارے میں بھی ان مسالک نے اس ملک میں ایک خوفزدہ تصور کو پھیلا دیا، جس کو البانیہ کی اسلامی کونسل کے صدر کی بھی باضابطہ پشت پناہی حاصل ہے۔ لیکن البانیہ میں جماعت احمدیہ اپنی مساعی کو پھیلا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ البانیہ میں جماعت احمدیہ کی مسجد ہے جو اس ملک کی سب سے خوبصورت اور سب سے بڑی مساجد میں سے ہے۔ اسی طرح یہاں کے صدر جماعت اور مشنریز جو علم و حکمت اور اسلامی کلچر سے آراستہ ہیں اس جماعت کو جلد پھیلانے کا باعث بنیں گے، انشاءاللہ۔ یقیناً جھوٹ دھوکہ، گمراہی اور جہالت کے اس ریگستان میں، جنہوں نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، سچائی کا راستہ بے حد مشکل ہے۔ لیکن ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس پاکیزہ آسمانی چشمہ کو پالیا جس کو حضرت مرزا غلام احمدؑ نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا اور جو آج ہماری اس معزز جماعت کی صورت میں موجود ہے۔ میں اپنی تقریر کو آپؑ ہی کی اس خواہش پر ختم کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے اپنی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں بیان فرمائی ہے کہ ''کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سُنا ہے وہ سُنیں اور قصوں کو چھوڑیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں''۔ (صفحہ 184، تاریخ طبع جون 1983ء، ربوہ) میرا ایمان ہے کہ آج جب کہ ساری دنیا جھوٹ سے مکدر ہو چکی ہوئی ہے، اس سے بڑھ کر کوئی خواہش اور تمنّا نہیں ہو سکتی کہ ہم سب سچائی کی طرف دوڑیں۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر۔12 مدیر: نعیم احمد نیّر کتابت و ڈیزائننگ؛ رشید الدین، ماہ تبوک۔ ھش، 1386 بمطابق، ستمبر۔2006ء شمارہ نمبر 10

احکام خداوندی

ترجمہ، تاکہ تُو ایک ایسی قوم کو ڈرائے جن کے آباء واجداد نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل پڑے ہیں۔ یقیناً ان میں سے اکثر پر قول صادق آ گیا ہے۔ پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(سورت یٰسٓ، آیت ۷و۸، ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرستان تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئینگے جب تک خدا تعالیٰ کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور جب تک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو اندر کو جلاتی ہے اور جتنک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجّال معہود ہیں اور **میں مسیح موعود ہوں**۔ (روحانی خزائن جلد ۸، صفحہ ۸۳)

آگس برگ میں شہر کی انتظامیہ کے تعاون سے ایک میٹنگ کا انعقاد

آگس برگ میں مورخہ ۶ جولائی کو ایک تبلیغی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں ۲۹ جرمن مہمانوں نے شرکت کی۔ مہمانوں کی تشریف آوری کے بعد ان سے محترم حماد مارتن صاحب نے اسلام اور اسکی تعلیم کے بارے میں ۱۵ منٹ کا خطاب کیا۔ اس موقع پر مکرم محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ بھی تشریف لائے۔ اس کے بعد مہمانوں نے اسلام کے بارے میں مختلف سوالات کئے مہمانوں نے مسجد کے بارے میں بھی سوالات کئے۔ اس کے علاوہ ایک سوال جس کے بارے میں تمام مہمانوں نے دلچسپی ظاہر کی، وُہ یہ کہ اسلام میں عورتوں کو پردے کا حکم ہے لیکن مردوں کو کیوں نہیں۔ جس کا احسن رنگ میں جواب دیا گیا۔ میٹنگ کی اہم بات کہ تمام مہمانوں کو Stadt انتظامیہ خود لے کر آئی تھی۔ جس کا مقصد نماز سنٹر کا معائنہ اور اسلام کے بارے میں جانکاری تھا۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ ۳۰ منٹ جاری رہی۔ مہمانوں کی چائے کے ساتھ خاطر تواضع بھی کی گئی۔

(رپورٹ، نصیر احمد صدر جماعت آگس برگ)

فرنکن برگ میں ترک امام کے ساتھ ایک کامیاب نشست

مورخہ دس جولائی کو فرنکن برگ میں ایک ترک امام کے ساتھ Interreligiöse Dialog پروگرام ہوا جس میں لیکچرار کے فرائض محترم مظفر احمد ظفر صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس ترک امام کے ساتھ کافی پرانے تبلیغی رابطے تھے۔ تبلیغی میٹنگز بھی ہوتی تھیں۔ امام صاحب اپنی ملازمت یعنی امامت کی مدت پوری کرنے کے بعد ترکی جا رہے تھے۔ اس پروگرام کے ساتھ ہی اُن کی الوداعی تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں ان کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا گیا۔ امام صاحب نے بڑے اچھے الفاظ میں ترک مردوں اور عورتوں اور تمام حاضرین کے سامنے جماعت کی تعریف کی اور کہا کہ ان لوگوں کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں، قطع نظر اس کے کہ کون کس فرقے سے تعلق رکھتا ہے یا کیا کیا اختلافات ہیں۔ ہمارا موقف ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔

(رپورٹ۔ سیکرٹری تبلیغ فرنکن برگ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فرائے برگ میں کتب کا اسٹال، جرمن نوجوان کو کامیاب تبلیغ

ماہ جولائی ۲۰۰۷ء میں فرائی برگ میں جماعت نے کتب کا ایک اسٹال لگایا۔ اس سٹال پر ایک شخص نے آ کر سوال کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کا ثبوت دو، سٹال پر موجود طفل خواجہ عبد النور نے چاند گرہن لگنے کا ثبوت پیش کیا، جس پر وُہ مطمئن ہو گیا۔

مزید ایسا واقع ہوا کہ ہمارے تبلیغی اسٹال کے قریب ایک جرمن نوجوان آ کر بیٹھ گیا۔ سوالات کئے اور کہا کہ میں فرائی برگ محض اس خاطر ایک ہفتہ کے لئے مہمان آیا ہوں کہ شاید یہاں مجھے خدا مل جائے کیونکہ کولون میں میں خدا کو نہیں پا سکا۔ میری بنیادی رہائش کولون میں ہے اور کیلیفورنیا (امریکہ) کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ اس نوجوان نے ہماری دعوت قبول کی اور شام ۵ بجے ہمارے نماز سنٹر میں تشریف لائے۔ کھانے کے دوران ایک گھنٹہ تک اس نوجوان ''مسٹر ہاک'' سے گفتگو ہوئی کیونکہ اس نے شام ۶ بجے واپس جانا تھا اس لئے بات چیت کو مختصر کرنا پڑا۔ اس گفتگو میں حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور جماعت احمدیہ کا مکمل تعارف کروایا گیا۔ اُس کو جرمن زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ دی۔ جلسہ سالانہ جرمنی کی دعوت بھی دی۔ اس نے اظہار کیا کہ آپ سے ملاقات کرنے کے بعد بہت اچھا لگا اور سکون ملا ہے۔

(رپورٹ، خواجہ عبد اللطیف صدر جماعت فرائے برگ)

بریمن شہر کے ایک اسکول میں اسلام پر لیکچر

مورخہ ۵ جولائی کو مکرم عبد الباسط طارق صاحب مربی سلسلہ برلن کا بریمن کے ایک سکول میں Treffen der Religionen کے عنوان سے ایک لیکچر ہوا، جس میں گمنازیم کی ۱۲ویں کلاس کے ۳۰ سٹوڈنٹس شامل تھے۔ یہ پروگرام ۱۱ بجے تا دوپہر ایک تک ہونا تھا لیکن پروگرام میں اتنی دلچسپی پیدا ہوئی کہ ۴۵ منٹ وقت بڑھانا پڑا اور پونے ۲ بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔ سٹوڈنٹس بڑے غور سے اسلام کے بارے میں لیکچر سنتے رہے اور سوال کئے۔ محترم امام صاحب نے سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ تمام پروگرام انگلش زبان میں ہوا۔ امام صاحب نے آخر پر بتایا کہا اسلام کی تعلیم کو پُر اثر طور پر پیش کرنے اور طلبا کی دلچسپی کے لحاظ سے یہ پروگرام بہت اچھا اور کامیاب رہا۔

(رپورٹ۔ مبشر احمد ساجد صدر جماعت بریمن)

Weilderstadt میں چیریٹی واک کا کامیاب پروگرام

مورخہ ۸ جولائی کو جماعت Renningen کو Weilderstadt میں چیریٹی واک کروانے کا موقعہ ملا، جس میں ۴۵ جرمن شامل ہوئے۔ احباب وخواتین کی کل تعداد ۳۵۰ تھی۔ weilderstadt کے میئر نے اس تقریب کا آغاز کیا کیا۔ محترم امیر صاحب جرمنی اور محترم قمر عطاء صاحب نیشنل سیکرٹری انصار اللہ بھی شامل ہوئے۔ بعد میں میئر صاحب نے انعامات دیئے چار تنظیموں کے لئے یہ واک کروائی گئی۔ اس موقع پر تنظیموں کے سربراہان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ آپ دوبارہ اگلے سال واک کروائیں۔ تنظیموں کے نام یہ ہیں Kinder und Jugendstiftung

باقی صفحہ نمبر ۲ پر

Calw شہر میں جماعت احمدیہ کی بین المذاہب کانفرنس میں شرکت

CALW میں ایک Interreligiös Dialog کانفرنس ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کو دعوت دی گئی تھی۔ جماعت کی طرف سے ۴ احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کے عین وقت پر پروفیسر جو اس کے سربراہ تھے، نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے معذرت کر لی، جس کی وجہ سے پروگرام کو کینسل کرنا پڑا۔ وہاں پر موجود احباب کو یہ خبر دی گئی کہ جو احباب بیٹھنا چاہیں، ان سے مل بیٹھ کر بات کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ہم بیٹھ گئے۔ اس کے بعد سب سے تعارف ہوا۔ اسی دوران ایک جرمن خاتون نے اجازت لے کر کہا کہ مَیں ایک عرصہ انڈیا میں رہ کر آئی ہوں، مَیں نے وہاں ایک مولوی سے پوچھا اسلام کے بارے میں، تو اس نے کہا کہ سوائے جماعت احمدیہ کے باقی سب کے سب مسلمان ہیں، سو اس بات سے آغاز ہوا اور پھر بے شمار سوالات مثلاً جہاد وتشدد، انتقام اور جنگ و جدل کے بارے میں کئے گئے، جن کے مناسب جوابات دیئے گئے۔ اس کے بعد محترم محمود احمد صاحب صدر جماعت نے جماعت کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ تقریباً ۲ گھنٹے تک گفت وشنید جاری رہی

خواہش عیش مٹا دی جائے

خواہشِ عیش مٹا دی جائے — نفسِ سرکش کو سزا دی جائے

اِس طرح دادِ وفا دی جائے — گالیاں کھا کے دُعا دی جائے

بات یونہی نہ بڑھا دی جائے — غلطی ہو تو سزا دی جائے

لگ بھی جائے تو بجھا دی جائے — یہ نہیں ! اور ہوا دی جائے

چار جانب یہ منا دی جائے — سارے عالم میں صدا دی جائے

کوئی راضی ہو کہ ناراض رہے — یہ خبر سب کو سنا دی جائے

احمدیت ہے حقیقت افروز — بات یہ دل میں بٹھا دی جائے

وقت ہے وقتِ مسیحائے زماں — یہ حقیقت بھی بتا دی جائے

مُژدہ عام ہے بیماروں کو — ہر طرف دھوم مچا دی جائے

سوزشِ غم کا تقاضا ہے یہی — آگ ہر دل میں لگا دی جائے

کوئی خانہ بھی نہ تاریک رہے — شمع ہر دل میں جلا دی جائے

جھولیاں بھر کے زمانہ لے جائے — دولتِ عشق لُٹا دی جائے

شیشۂ دل کو مجلّا کر کے — اُن کی تصویر سجا دی جائے

دِل سے نکلے یہ بُتِ کبر دانا — راہ سے اینٹ ہٹا دی جائے

نقشِ باطل ہو جو لوحِ دل پر — ایسی تحریر مٹا دی جائے

خانۂ ظلم و ریا کاری کی — اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے

مُجھ سے نفرت تو مبارک اُن کو — وجہ نفرت تو بتا دی جائے

جو معالج کے بھی دُشمن بن جائیں — کس طرح اُن کو دوا دی جائے

حق نوائی کے جو دُشمن ہیں سلیم
نظم یہ اُن کو سُنا دی جائے

سلیم شاہجہانپوری

بقیہ جرمنی میں میری پہلی آمد

حاضرین ہوتے انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور خلفاء کی تصاویر دکھائی جاتیں۔ اور اس کے ساتھ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ایک مختصر خاکہ پیش کرتے ہوئے ایک دیواری نقشہ پر روشنی کے باریک قمقموں سے نشان شدہ مرکز دکھائے جاتے۔ یہ نقشہ ۸ فٹ لمبے اور ۴ فٹ چوڑے بورڈ کے اوپر کئی دن صرف کر کے تیار کیا گیا تھا اور اس پر دنیا میں اس وقت تک قائم شدہ مساجد اور تبلیغی مراکز کو روشنی کے چھوٹے چھوٹے قمقموں کے ذریعے روشن کیا گیا تھا۔ ایک بٹن دبانے سے سارے قمقمے روشن ہو کر ایک حسین منظر پیش کرتے تھے۔ اسی بورڈ کی لمبائی کے برابر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو الہام ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“، سبز حروف میں اور اس کے نیچے اس کا جرمن ترجمہ سنہری حروف میں لکھ کر آویزاں کیا گیا تھا (باقی آئندہ انشاءاللہ)

بقیہ چیریٹی واک

weilderstadt,Hospizdienst weilderstadt,Ein Herz für olgäle(kinder Krebshilfe),Humanity First Deutschland e.v۔ الحمدللہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ جماعت کا تعارف ہوا، اخبارات میں مضمون شائع ہوئے۔ شہر کی انتظامیہ نے بھی انتظامات کی تعریف کی یہ پروگرام صبح گیارہ بجے سے ۲ بجکر ۳۰ منٹ تک ہوا۔ تمام جرمن مہمانان اور جماعتِ احمدیہ کے افراد نے مل کر کھانا کھایا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ مقامی احباب محترم ریجنل امیر صاحب اور ریجن کے خدام، انصار، اطفال اور مرکز سے نیشنل عاملہ اور انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قائدین تشریف لائے۔

(رپورٹ۔ سلیم احمد طاہر صدر جماعت رینگن)

جرمنی میں کتب اسٹال و تبلیغی سرگرمیاں (مختصر رپورٹ)

Weingarten جماعت میں ایک تبلیغی اسٹال لگایا گیا، جس سے ۱۵۷ افراد نے معلومات حاصل کیں۔ ۱۵۴ افراد نے لٹریچر بھی حاصل کیا۔ یونیورسٹی کے ۲ پروفیسرز نے قرآن مجید خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور اپنے ایڈریس دیئے۔ اسٹال پر ۲ لجنہ ایک ناصرہ اور ۲ انصار نے ڈیوٹی دی۔

Aalen: میں سری لنکا، البانین اور جرمن میٹنگز ہوئیں، جس میں بالترتیب ۶، ۱۰، اور ۲ جرمن افراد نے شرکت کی۔ لیکچرار کے فرائض محترم محفوظ احمد خاں صاحب نے سرانجام دیئے۔

Iserlohn: میں ۳ تبلیغی اسٹالز لگائے گئے، جس سے ۱۹ افراد نے استفادہ کیا۔ مہمان لٹریچر بھی لے کر گئے۔ ہر اسٹال ۳ سے ۴ گھنٹے لگایا گیا۔ ان اسٹالز پر ۴ انصار اور ۴ خدام نے ڈیوٹی دی۔ مکرم صدر صاحب نے برگاماسٹر ایزرلون کو جلسہ سالانہ ۲۰۰۷ جرمنی کا دعوت نامہ دیا۔ باقی داعی الی اللہ بھی کوشش کر رہے ہیں۔

برلن۔Berlin ۶ جولائی کو یونیورسٹی کی طالبہ نے مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور جماعت احمدیہ کی برلن میں تعمیر مساجد پر انٹرویو لیا۔ سیکرٹری امور خارجہ مکرم رضوان وحید صاحب نے ۱۱ جولائی کو T.B.S. Japanische Radio اور TV-Welt am Sonntag Welt am Berlin کو تعمیر مسجد پر انٹرویو دیا۔ Sonntag اور ریڈیو برلن نے یہ انٹرویو اسی دن جماعت کے موقف کے ساتھ نمایاں نشر کیا۔ ۷ جولائی اور ۱۷ جولائی کو مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط صاحب طارق نے قرآن اور بائیبل، پردہ، آزادی اور اسلام میں عورت کے حقوق پر مع حوالہ جات قرآن و احادیث، ٹی وی انٹرویو rbb ٹیلی ویژن کو دیا۔ ۷ جولائی کو ہی rbb ٹی وی کے ۲ نمائندے برلن مشن ہاؤس کی فلم بنانے آئے۔ انہوں نے اذان اور نماز پڑھنے والوں کی فلم بنائی۔ فلم بنانے کے بعد ان کے ساتھ دوستانہ ماحول میں مختلف موضوعات پر اسلام کے بارے معلومات حاصل کیں۔ ان کو تحفہ کے طور پر محمد وکیل صاحب نے ۲ کتب دیں۔ ۱۹ جولائی کو Frankfurter Allgemeine sonntagzeitung اخبار کو بھی انٹرویو ریکارڈ کروایا گیا، جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف، پانکو میں جماعت احمدیہ کی تعمیر مسجد و اختلاف۔ یہ انٹرویو اس اخبار نے ۲۲ جولائی کو شائع کیا۔ berliner morgenpost کثیر تعداد میں شائع ہوتی ہے۔ دوران ماہ مسجد کے حق اور خلاف مظاہرے ہوئے۔ ۲۰ آدمیوں کو پولیس نے پکڑا۔ مختلف اخبارات نے مختلف عنوانات سے تعمیر مسجد کے بارے مضامین شائع کئے۔ ۲۰ جولائی کو پاکستان Embassy سے تین نمائندے مشن ہاؤس ڈنر پر تشریف لائے۔ ان کو عاملہ ممبران کا تعارف کروایا گیا۔ ملٹری اتاشی آف پاکستان نے امام صاحب سے کہا مجھے مذہب کے بارے زیادہ علم نہیں ہے۔ آپ اپنے عقائد کے بارے میں بتائیں، جس پر امام صاحب نے جماعت احمدیہ کے عقائد، ختم نبوت، اردو کا لفظ ختم اور خَاتَم النّبیّن کی تشریح۔ پاکستان کے لئے جماعت کی خدمات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا افراد کی کل تعداد ۹ تھی۔ اس طرح ایک گھنٹے بعد میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

Freiburg۔ ۲۱ جولائی کو ایک جرمن کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد و صداقت پر ایک گھنٹے کی نشست ہوئی۔ لیکچرار کے فرائض محترم رانا نثار احمد صاحب نے ادا کئے۔ معاونت مکرم بشیر احمد بٹ صاحب نے کی۔ ایک تبلیغی اسٹال لگایا گیا جس سے ۱۱۴ افراد نے استفادہ کیا اور ۲۳ کتب لے کر گئے۔

Seligenstadtہ میں ایک ترک دوست نے ایم ٹی اے سے استفادہ کیا۔ نیز شہر کی برگر ماسٹرین سے ۵ افراد نے ملاقات کی۔ مرکز سے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ بھی تشریف لائے۔ اور برگاماسٹرین کو جماعت کا تعارف احسن رنگ میں کروایا اور جماعت کا کردار جو پوری دُنیا میں ہے، اُس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ قرآن کریم اور دوسری کتب بھی دی گئیں۔ ہر سال یکم جنوری کو ہونے والے وقار عمل میں مدد کی یقین دہانی بھی کروائی گئی۔ محترمہ برگر ماسٹرین صاحبہ نے جماعتی وفد کا شکریہ ادا کیا اور اسلام کے متعلق صحیح اور مفید معلومات پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور مقامی جماعت کو ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ اور اس طرح کی ملاقاتوں کی آئندہ بھی خواہش کا اظہار کیا۔

لوکل امارت Reutlingen: کُل ۳ تبلیغی اسٹالز لگائے گئے جس سے ۲۲ افراد نے استفادہ کیا۔ فری کتب تقسیم کیں۔ Arbeitsamt کے ایک ورکر نے بہت سوالات کئے۔ اسٹال پر دو پولیس والے تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا انہوں نے ۳۰ منٹ وقت دیا۔ ان کو بھی صدر حلقہ نورڈ نے جماعتی تعارف کروایا اور کتب تحفۃً دیں۔ ۲۸ جولائی کو ایک بوزنین دوست نماز سنٹر میں تشریف لائے۔ ایک گھنٹہ وقت دیا سولات کے جوابات سن کر بہت خوش ہوئے اور اپنی پسند کا لٹریچر لیا۔

مچھر کا وجود، انتخابِ طبعی یا تخلیقی عجوبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی تصنیف "الہام عقل علم اور سچائی کے باب پنجم میں دہریہ سائنسدانوں کے نظریہ "انتخابِ طبعی اور اصول بقائے اصلح کی دھجیاں اُڑا دی ہیں۔ حضورؒ نے انتخابِ طبعی کے اتفاقی اور غیر شعوری ہونے کو ردّ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ ارتقائے حیات نے جو ہمیشہ ایک بامقصد اور معیّن راستہ اختیارکیا ہے اس میں ایک باشعور ہستی کا کردار ہے۔ اس باب میں سے مچھر کی تخلیق پر بحث کا کچھ حصہ جگہ کی رعایت سے ہم قارئین کے لئے پیش کر رہے ہیں۔امید ہے پوری بحث کا مطالعہ قارئین کے لئے باعث تقویت ایمان ہوگا۔ کتاب کا اُردو ترجمہ چھپ کر آچکا ہے۔ احباب شعبہ اشاعت سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مچھر کی مثال ہی کو لے لیں۔اس میں مخفی رازوں سے پردہ اُٹھانے اوراس کے اجزائے ترکیبی اوراعلیٰ نظام کے بارہ میں منطقی اعتبار سے تشریح و توضیح کی اس قدر ضرورت ہے کہ اس مقصد کے لئے سائنسدانوں کی کئی نسلیں درکار ہوں گی۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والی تحقیق ہے کیونکہ اس کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کیلئے جب بھی سائنسدان ایک مرحلۂ فکر طے کرتے ہیں تو انہیں ایک اور مرحلہ کا سامنا ہوتا ہے۔چنانچہ یہ امر تعجب انگیز نہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی تخلیقی عجائبات کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس چھوٹے سے تخلیقی معجزہ کو پیش کرتا ہے۔وہ مچھر جسے انسان انتہائی حقیر جانتا ہے اس کی تخلیق بھی خالق کے لئے باعث عار نہیں۔موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم قاری کو اُڑنے والی اس مشین کی ایسی باریکیوں سے آگاہ کرتے ہیں جن کے سامنے تکنیکی ماہرین کے کارہائے نمایاں بھی بے حقیقت نظر آتے ہیں۔

اب ہم مچھر سے متعلق جو دیگر تمام جانوروں سے بہت مختلف ہے قرآنی بیان کا ذکر کرتے ہیں۔یہ واحد مخلوق ہے جس کا ذکراس پُر زور تردید کے ساتھ آیا ہے کہ اس کی تخلیق اس کے خالق کے لئے کسی شرمندگی کا باعث ہو سکتی ہے۔جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے...ترجمہ: اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے مچھر کی بلکہ اس کی بھی جو اس کے اوپر ہے۔(البقرۃ2:27)

یہاں ''فـــوق'' کے لغوی معنی اوپر کے ہیں تاہم دیگر مترجمین نے اسے لغوی معنوں میں نہیں لیا۔اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ مچھر اپنے اوپر کیا کچھ اُٹھائے پھرتا ہے۔مندرجہ ذیل سوال سے قاری کے ذہن میں یقیناً اضطراب پیدا ہوگا۔کم ازکم مجھے تو اس آیت میں موجود پیغام نے ہمیشہ متعجب کیا ہے اور دعوت فکر دی ہے۔

سب سے پہلا سوال ذہن میں یہ ابھرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو آخر کیا ضرورت پڑی کہ وہ مچھر کی تخلیق کے ضمن میں شرمانے کی تردید کرے۔اس آیت کے علاوہ قرآن کریم میں کہیں بھی کسی اور مخلوق کے تعلق میں ایسی تردید نہیں کی گئی بلکہ ہر جگہ فخریہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔کیا اس آیت میں مچھر کی تخلیق کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا یہ غیر معمولی انداز اس حقیقت کی نشان دہی نہیں کر رہا کہ قرآن کریم قاری کی توجہ مچھر کے بظاہر بے حقیقت وجود کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے؟ کسی ادنیٰ چیز کی تخلیق کے حوالہ سے شرمندگی یا خفت کی مذمت دراصل اس بات کی مذمت ہے کہ وہ بظاہر حقیر چیز حقیر نہیں۔یہ تردید انسان کو اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ مچھروں کے بارہ میں اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے۔اس حقیقت میں مندرجہ ذیل حقائق مضمر ہیں:

(۱) مچھر اس قدر بے حقیقت اور ادنیٰ نہیں ہے جتنا کہ اسے عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔

(2) وہ بہت اہم کردار کا حامل ہے لیکن اسے ابھی تک پوری طرح سمجھا نہیں گیا اور ابھی اس پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آئندہ جب بھی تحقیق کی جائے گی مچھر کا کردار نہایت ضرر رساں اور خطرناک ثابت ہوگا۔اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے باوجود مچھر کی مضر تخلیق کے تعلق میں تاسف کے پہلو کی قطعی نفی کی گئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مچھر کے منفی کردار کے لئے ضروری تھا کہ اسے ایسا ہی بنایا جاتا۔

دوسرے یہ کہ مچھر کا کردار منفی سہی،لیکن نظام تخلیق کے منصوبہ میں اسے ایک اہم مقام حاصل ہے۔چنانچہ مچھر کی تخلیق اور تکمیل کے لابدی امر کو اس کے خالق کے لئے باعث فخر سمجھنا چاہئے نہ کہ باعثِ شرم۔

ہمارا اخذ کردہ نتیجہ محض اسی صورت میں درست ہوسکتا ہے جب مچھر میں پایا جانے والا غیر معمولی حسن دیگر انواع حیات کے حسن سے بھی زیادہ دلکش ہو۔مزید برآں یہ دریافت ہنوز سائنسدانوں کی توجہ کی محتاج ہے کہ روزمرہ کے نظام حیات اور اس کے ارتقا میں مچھروں کا وجود درحقیقت باعث زحمت نہیں بلکہ باعث رحمت ہے۔فی الحال ہماری رائے یہی ہے کہ عین ممکن ہے کہ ہماری قوت مدافعت کو بڑھانے اور اسے مکمل کرنے میں مچھروں نے اہم کردار ادا کیا ہو۔ایک ایسا کردار جو ابھی تک جاری ہے۔اس آیت کی مندرجہ بالا ممکنہ توضیحات سے رہنمائی لیتے ہوئے میں نے مچھر کی جسمانی ساخت اور عالم حیوانات مین اس کے کردار کا گہرا مطالعہ کیا۔یہ کام آغاز میں ہی کٹھن دکھائی دیتا تھا لیکن جوں جوں آگے بڑھتا گیا مزید پیچیدہ اور مشکل تر ہوتا گیا۔مچھر پر دستیاب لٹریچر اس کے عضویاتی ارتقا کی بابت خاموش ہے۔اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے میں نے مچھر پر تحقیق میں خصوصی دلچسپی لی کیونکہ مچھر کے علاوہ دیگر بہت سے جانوروں پر کی گئی تحقیق اوراس سے اخذ کئے گئے نتائج سے موجودہ لٹریچر بھرا پڑا ہے۔اس میں ان جانوروں کے عضویاتی ارتقا کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ہم نے بہت حد تک اس مواد سے استفادہ کیا ہے جس سے قرآن کریم کے اس دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے کہ مچھر کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔امریکہ اور کینیڈا کے قابل اور اہل احمدی سکالرز کی ایک ٹیم پہلے سے ہی مچھر کی تخلیق کے ارتقا پر تحقیق کر رہی ہے۔لیکن چونکہ اس کام کے لئے بہت وقت درکار ہے اور اس کتاب کی اشاعت اتنی دیر تک روکی نہیں جاسکتی اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مچھر سے متعلق جو مواد بھی موجود ہے ،اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اس کتاب کو مکمل کر لیا جائے۔

بظاہر معمولی اور بے حیثیت دکھائی دینے والا مچھر شائد بنی نوع انسان اور دیگر انواع حیات کے حوالہ سے حشرات الارض میں سے سب سے اہم ہے۔خیال کیا جاتا ہے کہ مچھر طباشیری (Cretaceous) دور (ساڑھے 6 سے 14 کروڑ سال قبل) میں وجود میں آئے جب جدید سائنسی درجہ بندی میں موجود اکثر حشرات اور پھولدار پودوں کا ارتقا شروع ہوا۔ایک اور اندازہ کے مطابق مچھر کی افزائش جراسک (Jurassic) دور (یعنی 13.6 کروڑ تا 19 کروڑ سال قبل) میں ہوئی۔چونکہ اس وقت تک ممالیہ جانوروں کی تخلیق نہیں ہوئی تھی اس لئے لازماً مچھر خزندوں یعنی رینگنے والے جانوروں،جل تھلیوں اور ابتدائی ممالیہ جیسے جانوروں یا شائد ڈائنوسار کے خون پر ہی گزارہ کرتے ہوں گے۔خون چوسنے کی یہ جبلّی خواہش جو ماہرین حیاتیات کے نزدیک مچھر کی تخلیق کے قدیم دور میں پیدا ہوئی،کئی سوالوں کو جنم دیتی ہے۔اگر یہ خون کے بغیر ہی محض سبزیوں کا رس چوس کر ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہے تو پھر یہ خواہش پیدا ہی کیوں ہوئی؟ اس زمانہ میں پھول دار پودے تو تھے نہیں اس لئے شائد یہ پتوں اور تنوں سے رسنے والی میٹھی رطوبت پر ہی گزارہ کرتے رہے ہوں.........

تعجب کی بات ہے کہ مچھر پر تحقیق کرنے والے تمام احباب اپنی تمام تر قابلیت اور اس کی بیرونی اور اندرونی ساخت سے متعلق مکمل علم رکھنے کے باوجود انتخاب طبعی کی کوئی واضح صورت پیش نہیں کر سکے جو منطقی لحاظ سے قابل قبول ہو اور اس تخلیقی عجوبہ کے ڈیزائن اور ساخت کو بیان کر سکے۔خون نہ چوسنے والے مچھروں کی خون چوسنے والے مچھروں میں تبدیلی کو اگر محض اتفاقات کا نتیجہ قرار دیا جائے تو اس کے لئے لامحدود وقت کی ضرورت ہوگی اور یہ سوچ تو ناقابلِ قبول حد تک ایک عجوبے سے کم نہ ہوگی کہ مچھر کی دونوں اقسام آہستہ آہستہ بیک وقت قدم بقدم اپنے اپنے اجزاء کے ساتھ الگ الگ،لیکن بایں ہمہ باہم کامل ربط کے ساتھ ارتقا کے عمل سے گزرتی رہیں۔یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جب تک مچھر اپنا ارتقا مکمل نہ کر لے اس کی زندگی میں درجہ بدرجہ نامیاتی پیش رفت کوئی کردار ادا نہیں کر سکتی۔ مثلاً جب سائنسدان مچھر کے خون کی تلاش کرنے اور اس تک پہنچنے کی حاجت کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس ادنیٰ سی صورت کے لئے بھی ایک بہت ہی پیچیدہ مددگار نظام درکار ہے۔

مچھروں کو خوراک حاصل کرنے کے لئے ایک موزوں میزبان کی تلاش ہوتی ہے جس کے لئے اس کی اندرونی ساخت ،اعضائے حس اور دیگر جسمانی اعضاء میں تبدیلیاں درکار ہوا کرتی ہیں.......

بعض سائنسدانوں کے نزدیک جب سے پرندوں ، ممالیہ جانوروں اور ڈائنوسار میں اپنے بچوں کے لئے والدینی جبلت بیدار ہوئی ہے تب سے مچھر کو مزید محفوظ اور موافق ماحول مل گیا ہے۔مچھر کے لئے ان گھونسلوں کے اندر یا ان کے قرب وجوار میں رہنا نہایت سودمند ثابت ہوا جہاں پرندوں کے بچے پلتے ہیں۔یہی صورتِ حال جنگل میں رہنے والے درندوں کی کچھاروں اور ڈائنوسار کی رہائش گاہوں کی ہوتی ہوگی جہاں ان کے بچوں کی پرورش گاہیں تھیں۔سائنسدانوں کے خیال میں اس امر نے مچھروں کے لئے ایسے مواقع مہیا کئے کہ وہ جب چاہیں بلا روک ٹوک جانوروں کا خون چوس سکیں۔

اس عجیب وغریب نظریہ پر اسی صورت میں سنجیدگی سے غور کیا جاسکتا ہے جب پہلے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مادہ مچھر آسان شکار تلاش کرنے سے پیشتر ایک قسم کی خون چوسنے والی مشین میں تبدیل ہو چکی تھی۔یہ قیاس کسی بھی صورت مین کسی ایسے طریق کار کی نشان دہی نہیں کرتا جسے خون چوسنے والی مادہ مچھر کے ارتقا کا ذمہ دار قرار دیا جا سکے۔مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ انسانی جسم پر مادہ مچھر کے بیٹھنے کے پانچ سیکنڈ کے اندر اندر اگر انسان کسی قسم کی کوئی حرکت کرے تو مچھر فوراً اُڑ جاتا ہے۔اگر میزبان کی تلاش کے سلسہ میں مچھر کے جبلی طرز عمل کی پیچیدگیوں پر غور کیا جائے تو خون چوسنے کی خاصیت کا اتفاقی طور پر پیدا ہو جانا بعید از قیاس دکھائی دیتا ہے۔

خون چوسنے والی مادہ مچھر کو اپنے میزبان کے خون تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اپنے نظام میں محض چند بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اس کے لئے اسے ایسے موزوں آلات بھی درکار تھے جنہیں یہ جلد میں پیوست کر کے خون کی شریانیں تلاش کر سکے۔علاوہ ازیں اسے نقل وحمل کے ایسے نظام کی بھی ضرورت تھی جس کے ذریعہ خون ایک ایسی تھیلی تک پہنچ جائے جو پودوں کا رس جمع کرنے والی تھیلی سے یکسر مختلف ہو۔رس تمام مچھروں حتیٰ کہ خون چوسنے والی مادہ مچھر کی غذا کا بنیادی جز ہے۔کیونکہ اسے مخصوص اوقات میں ہی خون کی ضرورت ہوتی ہے۔

(از کتاب، الہام عقل علم اور سچائی ،صفحہ 391 تا 396)

Vol. 12 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 10
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

جرمنی میں تبلیغ اسلام

مغربی جرمنی میں میرا پہلا دورِ تبلیغ

(از قلم فضل الٰہی انوری، سابق مبلغ سلسلہ)

میری جرمنی میں آمد اور پہلی تعیناتی:

میں اپنی جرمنی میں پہلی تعیناتی کے سلسلے میں ۲۰ جون ۱۹۶۴ء کو فرانکفورٹ پہنچا۔ اس وقت جرمن مشن کا مرکزی دفتر ہیمبرگ میں تھا، جس کے انچارج چوہدری عبداللطیف صاحب تھے۔ فرانکفورٹ مسجد کے امام ان دنوں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ تھے۔ چنانچہ ایک رات ان کے پاس قیام کر نے کے بعد میں دوسرے دن ہیمبرگ کے لئے روانہ ہوگیا۔

ہمبرگ کی مسجد جو حضرت المصلح الموعودؓ کے الہامی نام سے ''فضل عمر مسجد'' کہلاتی ہے، ۱۹۵۷ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے ساتھ دو چھوٹے چھوٹے کمروں پر مشتمل ایک اور رہائشی حصہ کی تعمیر ہو چکی تھی، جو مکمل ہو کر میری پہلی رہائش گاہ بنی۔

چونکہ مجھے ابھی جرمن زبان نہیں آتی تھی، نہ اس وقت پاکستان میں جرمن سیکھنے کا کوئی انتظام تھا، لھذا میرے لئے سب سے اہم اور پہلا مسئلہ زبان سیکھنے کا تھا جس کے لئے پہلے دو ماہ ایک جرمن نومسلم طالبعلم مسٹر بشیر بلوشر مجھے ہفتہ میں دو بار ایک ایک گھنٹہ کے لئے پڑھانے آتا رہا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس طرح تو مَیں دو سال میں بھی زبان نہیں سیکھ سکوں گا۔ چنانچہ میری درخواست پر مبلغ انچارج صاحب نے مجھے ایک پرائیویٹ سکول میں داخلہ لینے کی اجازت دے دی۔ وہاں ہفتہ میں تین بار دو، دو گھنٹے کی کلاس ہوتی تھی۔ لیکن میں یہاں بھی کچھ زیادہ پیش رفت نہ کر سکا۔ کیونکہ اول تو ہفتہ میں کل چھ گھنٹے پڑھائی ویسے بھی میرے لئے ناکافی تھی۔ دوسرے، کلاس کے طلبہ زیادہ تر لاپرواہ قسم کے غیر ملکی نوجوان تھے، جو پڑھائی سے زیادہ ہنسی مذاق میں وقت گذارتے۔ اس طور پر عملاً صرف ایک گھنٹہ ہی پڑھائی ہوتی اور وہ بھی اتنی کم رفتار سے کہ ایک ماہ کے بعد میں نے وہ سکول بھی چھوڑ دیا۔ اب میں کسی ایسے سکول کی تلاش میں تھا، جہاں کم از کم ۵۔۶ گھنٹہ روزانہ پڑھائی ہو۔ مجھے معلوم ہوا کہ ایسی کلاس صرف یونیورسٹی میں ہوتی ہے جہاں پہلے چھ ماہ میں اس قدر جرمن پڑھا دی جاتی ہے کہ طالبعلم یونیورسٹی کے پہلے سال کی کلاس کے ساتھ چلنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مگر اس غرض کے لئے یونیورسٹی میں باقاعدہ داخلہ لینا ضروری تھا، جس کے لئے مرکز سے اجازت درکار تھی۔ یہ اجازت حاصل کرنے میں کچھ وقت لگا۔ اور جب مَیں نے بالآخر یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا، تو اس وقت تک مجھے جرمنی آئے ہوئے قریباً چھ ماہ گذر چکے تھے۔ تاہم اب پڑھائی میرے حسب منشاء ہونے لگی۔ لیکن ابھی مجھے وہاں داخلہ لئے بمشکل ڈیڑھ ماہ ہی ہوا تھا کہ مرکز سے حکم ملا کہ فرنکفرٹ جا کر مشن کا چارج لے لوں۔

پڑھائی کے عرصہ کے دوران میری کوشش رہی کہ میں کوئی ابتدائی جرمن کتاب مثلاً بچوں کی کہانیوں کی کوئی کتاب پڑھ اور سمجھ لوں۔ ابتداً تو یہ حالت تھی کہ کتاب کہتی مجھے ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔ ایک جملہ تک سمجھنا مشکل تھا۔ اور یہ کیفیت پہلے چار ماہ تک رہی۔ اس کے بعد میں ڈکشنری کی مدد سے ایک ایک جملہ سمجھنے لگا۔ اور بالآخر چھ ماہ کی رات دن کوشش کے بعد میں امریکن لائبریری سے لائی ہوئی ایک جرمن کتاب ''کولمبس کا سفر امریکہ'' پڑھنے اور ۷۵ فی صد سمجھنے میں کامیاب ہوگیا۔ دوسری بار پڑھنے پر ۸۰ فی صد مضمون سمجھ لیا اور میں نے محسوس کیا کہ اب میرے لئے آگے بڑھنا آسان ہوگیا ہے۔

فرنکفرٹ میں آمد: فروری ۱۹۶۵ء کی کسی تاریخ کو میں ہمبرگ سے فرنکفرٹ پہنچ گیا۔ مکرم برادرم محمود احمد صاحب چیمہ فرنکفرٹ جماعت کے تین چار دوستوں کے ہمراہ فرنکفرٹ کے بڑے ریلوے سٹیشن پر پہنچے ہوئے تھے۔ اور یوں مَیں مکرم چیمہ صاحب کے ساتھ مسجد نور فرنکفرٹ میں مقیم ہوگیا۔

اسکولوں اور گرجاؤں میں تبلیغ

امریکن چرچ میں خاکسار کی تقریر:

فرنکفرٹ پہنچنے کے قریباً ایک ہفتہ بعد مجھے فرنکفرٹ کے امریکن چرچ میں اسلام پر تقریر کرنے کا موقع ملا، جس کا انتظام مکرم چیمہ صاحب نے پہلے ہی کر رکھا تھا۔ تقریر انگریزی میں تھی۔ میں نے اپنی تقریر کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ آنحضرت ﷺ کے ظہور سے قبل کا اسلام، آنحضرت ﷺ کے ظہور کے بعد کا اسلام، اور عصر حاضر کا اسلام۔ پہلے حصہ میں انبیاء سابقہ کے حوالہ سے بتایا گیا کہ وہ اسلام ہی کی ابتدائی عمارت کی تعمیر کے لئے آتے رہے۔ انہوں نے خدائے واحد کی پرستش کی جو تعلیم دی، وہ اسلام ہی کی تعلیم کا نقطہ مرکزی ہے اور اس خدائے واحد کی عبادت کرنے اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کو اسلام ہی کا نام دیا گیا ہے۔ تاہم اس دین کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے وقت میں اور آپؐ ہی کے مقدس ہاتھوں سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گذشتہ انبیاء کی تعلیمات کو ایک محل سے تشبیہ دی ہے، جس میں چند اینٹوں کی کسر باقی رہ گئی تھی اور وہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ پوری ہوگئی۔

دوسرے حصہ تقریر میں آنحضرت ﷺ کی آمد اور آپکے ذریعہ تکمیل دین اسلام پر روشنی ڈالتے ہوئے خالص اسلامی تعلیم کی بعض امتیازی خصوصیات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ قرآنی بیان کے مطابق اب یہ وہ آخری تعلیم ہے، جو ہر لحاظ سے مکمل اور ہر عیب سے پاک ہے اور انسان کی روحانی اور دینی اصلاح کا آخری ذریعہ ہے اور رہے گی۔

اسلام کے تیسرے دور کے سلسلے میں بتایا گیا کہ قرآن کریم ہی کی پیشگوئیوں اور آنحضرت ﷺ کی بتائی ہوئی اخبار کے مطابق مسیحؑ کی آمد ثانی کے رنگ میں مسیح محمدی کا ظہور ہو چکا ہے اور جماعت احمدیہ اسی مسیح موعود، حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ، کی قائم کردہ جماعت ہے، جو اس وقت دینا بھر میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا۔ یوں محسوس ہوتا تھا گویا ہر شخص ہی سوال کرنا چاہتا ہے۔ سوال ہوتے گئے اور خاکسار جواب دیتا چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میرے ہر جواب کے خاتمے پر حاضرین، جو سب کے سب عیسائی تھے، اپنی معروف عادت کے مطابق تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے۔ یہاں تک کہ پورے دو گھنٹے گذر گئے۔ آخری سوال چرچ کے امریکن پادری نے کیا، جو اس نے غالبًا میری تقریر کے اثر کو زائل کرنے کی غرض سے یوں شروع کیا کہ میں سوال تو کرتا ہوں مگر مجھے یقین نہیں کہ آپ اس کا صحیح جواب دے سکیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں عیسائی ہوں۔ ایک مذہب پر قائم ہوں اور خدائی کتاب یعنی کتاب مقدس پر یقین رکھتا ہوں۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کروں۔ میں نے سوال سن کر بلا توقف اپنا جواب یوں شروع کیا: 'اس لئے کہ آپ ہی کی کتاب مقدس میں یسوع مسیح نے اپنے بعد ایک اور آنے والے کی خبر دی ہے، جسے اس نے ''سچائی کی روح''، اور ''دنیا کا سردار'' کا نام دیا ہے۔ اس آنے والے پیغمبر کا ظہور حضرت محمد ﷺ کے وجود میں ہو چکا ہے۔ اس اعتبار سے آپ لوگوں کا اسلام پر ایمان لانا گویا خود حضرت مسیحؑ اور ان کی کتاب پر ایمان لانے کے مترادف ہے اور یہ کہ آپ سچے عیسائی بن نہیں سکتے جب تک آپ اسلام پر ایمان نہ لے آویں۔ میرے اس جواب پر تالیوں سے سارے چرچ کی عمارت گونج اٹھی اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس محفل کا اختتام بڑے اچھے رنگ میں ہوا۔

فرنکفرٹ میں آ چکنے کے بعد میں نے اندازہ لگایا کہ جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے، کام ہمیں خود ہی تلاش کرنا ہے۔ اور خود ہی اسے عمل میں لانا ہے۔ چنانچہ برادرم چیمہ صاحب کے مشورے سے یہ طے کیا گیا کہ ایک سرکلر تیار کر کے فرنکفرٹ اور اس کے گردونواح کے تمام سکولوں، کالجوں اور چرچ کی تنظیموں کو بھیجا جائے کہ ہم فلاں فلاں موضوع پر تقریر کرنے کے لئے آپ کے پاس آ سکتے ہیں۔ اگر کوئی ادارہ ہمیں آنے کی دعوت دے، تو ہم اپنے خرچ پر آئیں گے اور بلا معاوضہ تقریر کریں گے۔ ''بلا معاوضہ'' اس لئے لکھا کہ عموماً یہاں مقرر کو تقریر کرنے کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ تاہم یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی سکول یا ادارہ ہمارے پاس آ کر اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے، تو ہم بڑی خوشی سے ان کا استقبال کریں گے۔ اور موسم کے مطابق چائے یا مشروبات بھی پیش کریں گے۔ ۵۰۰ کی تعداد میں یہ سرکلر تیار کروانے پر ہمارے ۱۵۰ مارکس کے قریب خرچ آئے۔ اس کے بذریعہ ڈاک بھجوانے پر مزید ۲۵ یا ۳۰ مارکس مزید خرچ ہوئے۔ یہ خرچ ہمارے بجٹ کے مطابق تھا۔

اس سرکلر کا یہ اثر ہوا کہ سکولوں، کالجوں اور چرچوں کی طرف سے کثرت سے پیغامات آنے لگے کہ ہمارے پاس آ کر تقریر کریں، یا یہ کہ ہماری فلاں کلاس کا گروپ فلاں تاریخ کو آپ کے پاس آئے گا۔ اس کے نتیجہ میں جہاں مسجد میں چہل پہل بڑھ گئی، وہاں ہماری مصروفیات میں معتد بہ اضافہ ہوگیا۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ہمارے وقت کے صحیح مصرف کا ایک ذریعہ پیدا ہوگیا۔ مکرم چیمہ صاحب اس وقت تک واپس پاکستان جا چکے تھے۔ دوسری طرف مجھے جرمن زبان پر اس حد تک عبور حاصل ہو چکا تھا کہ میں اپنا مافی الضمیر بخوبی ادا کر سکتا تھا یا لکھی ہوئی تقریر کو پڑھ سکتا اور حاضرین کے سوالوں کا جواب دے سکتا تھا۔ قریباً ہر ہفتہ یا ہر دوسرے ہفتہ کوئی نہ کوئی کلاس اپنے دینیات کے ٹیچر کے ساتھ مسجد میں آ جاتی۔ انہیں پہلے ارکان اسلام کے بارے میں ابتدائی معلومات بہم پہنچائی جاتیں، جس کے دوران اذآن سنوائی جاتی، جو پہلے سے ٹیپ پر ریکارڈ شدہ تیار ہوتی تھی۔ اِدھر اذان بلند ہوتی، اُدھر میں اس کا ترجمہ بتاتا چلا جاتا۔ زبان کے الفاظ دہراتے ہوئے خانہ کعبہ کے گرد حجاج کے طواف کرتے ہوئے ہجوم کی ایک بڑی تصویر بھی دکھائی جاتی۔ پھر انہیں بتایا جاتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بتائی ہوئی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ ان پیشگوئیوں کی تصدیق خود حضرت بانی اسلام حضرت محمد ﷺ نے بھی فرمائی ہے۔ وہ مسیح موعودؑ آج سے قریباً اسّی (۸۰) برس پہلے پیدا ہوئے اور اس وقت ان کے تیسرے اخلیفہ ان کی قائم کردہ جماعت کے سربراہ ہیں۔ یہاں پہنچ کر طلبہ و طالبات یا جو بھی

باقی صفحہ نمبر ۲ پر